کنزالایمان

اپنے مفسّرین

کی نظر میں

محمد ادریس رضوی، ایم، اے

سنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان، پن کوڈ ۴۲۱۳۰۶ مہاراشٹر

ناشر

برکاتی بکڈپو

عمران گیسٹ ہاؤس روضہ خرد گلبرگہ شریف

(جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں)

نام کتاب.....کنزالایمان: اپنے مفسّرین کی نظر میں

از قلم.....محمد ادریس رضوی ایم، اے

صفحات.....۱۶

ناشر.....برکاتی بکڈپو عمران گیسٹ ہاؤس روضہ خرد گلبرگہ شریف

سال اشاعت.....۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

تعداد.....ایک ہزار (۱۰۰۰)

قیمت.....دس (۱۰) روپئے

ملنے کے پتے

☆ برکاتی بکڈپو عمران گیسٹ ہاؤس روضہ خرد گلبرگہ شریف فون نمبر ۹۹۴۵۳۳۳۰۴۵

☆ نوری بکڈپو، روبرو سیدا کبر حسینی اسکول، درگاہ روڈ گلبرگہ شریف

☆ المصباح کتاب گھر، روبرو سیدا کبر حسینی اسکول، درگاہ روڈ، گلبرگہ شریف

☆ سنّی جامع مسجد، پتری پل، کلیان، پن کوڈ ۴۲۱۳۰۶

☆ جامعۃ الرّضا، رضا نگر، بیل بازار کلیان پن کوڈ ۴۲۱۳۰۱

☆ مولانا شمیم اختر اشرفی، دارالعلوم اصلاح المسلمین، ریتی بندر روڈ، کلیان

☆ مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی، صدر مدرس دارالعلوم رضائے مصطفےٰ، احمد رضا کالونی، رنگ روڈ گلبرگہ

☆ محمد توصیف رضا، رضا منزل، ساکن مدلمن، پوسٹ کروا، وایا بسیٹھا بازار ضلع دربھنگہ (بہار)

بسمہ تعالیٰ

حرف من

محبِ گرامی محمد حامد رضا کاریگر ایم۔اے بن ہمدرد قوم وملت الحاج محمد جعفر بھائی (ایوب اینڈ سنس) کے ساتھ شہر خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ سے نکل رہے کثیر الاشاعت روزنامہ ''انقلاب دکن'' کے خصوصی شمارہ ''مسلک امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ'' کی تیاری میں مصروف تھا، مضامین کے لیے اہل قلم سے روابط کے دوران اپنے والد محترم مدظلہ سے ایک مضمون لکھنے کی گزارش کی تو آپ نے اپنی مصروفیت سے آگاہ کراتے ہوئے فرمایا کہ شاید کوئی مضمون نہ لکھ سکوں! البتہ ایک تحریر ''کنزالایمان: اپنے مفسرین کی نظر میں'' تیار ہے کہو تو بھیج دوں، لیکن طویل ہے، سولہ (۱۶) صفحات پر مشتمل ہے۔ تھوڑے سے تأمل کے بعد میں نے کہا اخبار میں تو اتنی گنجائش نہ نکل سکے، مگر بھیج دیجئے کتابی شکل میں اسکی اشاعت ہوجائے گی۔ ۱۶ صفحات پر مشتمل یہ تحریر ای۔میل کے ذریعہ اسی دن مل گئی تو فوری اشاعت کا مسئلہ بھی ذہن میں آگیا کہ یہ کتاب عرس رضوی یعنی ۲۵ صفر تک آجاتی ہے تو بہتر رہے گا لہذا اشاعت کے لیے محبّ مکرم قاری عارف اختر رضوی، مالک ''برکاتی بکڈپو'' (جنہوں نے شہر خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ پر اشاعت اہلسنت خصوصاً فکر رضا کی اشاعت کے لیے کمر کس لیا ہے اور اس میدان میں مختصر سی مدت میں بہت آگے نکل چکے ہیں) سے گزارش کی، خدا بھلا کرے موصوف کا کہ میرے گزارشی جملے کی تکمیل سے قبل ہی اشاعت کے لیے آمادگی کا اظہار کر دیا۔

الحمد للہ! اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے امید کہ پڑھنے کے بعد ''کنزالایمان'' کی اہمیت وانفرادیت سے آشنا ہونگے ہاں حسن انتخاب میں تقابلی تجزیہ کی کمی کا احساس اس عنوان کے پرانے قارئین کو ہوگا لیکن اپنے عنوان پر یہ کتاب دلچسپی وانفرادیت سے خالی نہیں!

محمد کاشف رضا شاد مصباحی

رئیس الاساتذہ: دارالعلوم رضائے مصطفےٰ، احمد رضا کالونی، گلبرگہ شریف

۱۰ صفر ۱۴۳۰ھ م ۲۶ جنوری ۲۰۱۰ء

کنزالایمان: اپنے مفسّرین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ امام احمد رضا علیہ الرّحمہ نے اپنے ترجمۂ قرآن کا تاریخی نام ''کنزالایمان'' رکھا، یعنی ''ایمان کا خزانہ'' اس ترجمۂ قرآن پر تفسیر لکھنے کے لئے وہی عالم، وہی مفتی، وہی علامہ، وہی مفسّر اُٹھے جو اعتقاداً امام احمد رضا کے مقلد تھے اور ہیں، مفسّر کے لئے ضروری ہے کہ وہ مترجم کے ترجمہ سے اتفاق رکھتا ہو، ساتھ ہی مندرجہ ذیل علوم پر اُسے عبور حاصل ہو، مثلاً صرف، نحو، معانی، بیان، بدیع، ادب، لغت، فلسفہ، حساب، جیومیٹری، فقہ، تفسیر، حدیث، علم کلام، جغرافیہ، تاریخ، تصوّف، اصول، جدل ومناظرہ، علم فرائض وغیرہ، ورنہ تفسیر نقل، چربہ اور سرقہ خوئی کا پلندہ بن کر رہ جائے گی۔

''کنزالایمان'' پر سب سے پہلے علامہ ومولانا مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی نے ''خزائن العرفان'' یعنی ''خدا شناسی کے خزانے'' تفسیر تحریر فرمایا جو کنزالایمان کے حاشیئے پر شائع ہوتی ہے اور عوام وخواص میں مقبول ہے۔

دوسری تفسیر مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی کی ''نورالعرفان فی حاشیۃ القرآن، المعروف تفسیر نعیمی'' یہ بھی ''کنزالایمان'' کے حاشیئے پر شائع ہوئی ہے، مفسّر موصوف کی دوسری تفصیلی تفسیر ''اشرف التفاسیر'' ہے۔ جس کی آٹھ جلدیں راقم کے پیشِ نظر ہیں، دیگر تفاسیر کے تذکرے بعد میں ہوں گے۔

ترجمہ سے تفسیر میں متابقت ہونا ضروری ہے، ورنہ تفسیر کا مقصد فوت ہو کر رہ جائے گا، آیت کے نزول ومقصد، سیاق وسباق اور ترجمے کی گہرائی وگیرائی سے مفسّر کا واقف ہونا ضروری ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام برحق ہے۔ اس میں سچ کے علاوہ جھوٹ کا شائبہ تک نہیں تو ترجمہ کے پسِ منظر میں سچائی تلاش کرنا اور صحیح صحیح بیان کرنا مفسّر کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۶)

ترجمہ! جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی، وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے، اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (۱)

اس آیت میں ظاہری نبی کا نام نہیں ہے اور ترجمہ میں نبی کے تذکرے ہیں ''یَعْرِفُوْنَهٗ'' وہ، انہیں خوب پہچانتے ہیں، سوال پیدا ہوتا ہے کہ ''کون'' کس کو پہچانتے ہیں؟ خلاصہ نہیں ہے، اس لئے بعض مترجمین جیسے مولانا محمد جوناگڑھی نے آیت کا ترجمہ کیا کہ ''جنہیں ہم نے کتاب دی وہ تو اسے ایسا پہچانتے ہیں، جیسے کوئی اپنے بچّوں کو پہچانے، ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی ہے (۲)

مولانا جوناگڑھی کے ترجمہ میں ''وہ'' ''اُسے'' اشارہ بعید کے الفاظ ہیں، اس لئے ''مولانا جوناگڑھی کے ترجمہ پر تفسیر لکھنے والے ''مولانا صلاح الدین یوسف نے بھی اس کا خلاصہ نہیں کیا ہے کہ ''اُسے'' کونسی ذات مراد ہے یا یہ کس کی طرف اشارہ ہے ''یَعْرِفُوْنَهٗ'' کے بعد ''یَعْرِفُوْنَ'' کی ضمیر کس کی طرف لوٹتی ہے؟ ''جیسا تو ویسا میں'' کی طرح یہ حاشیہ چڑھا دیا ہے کہ ''یہاں اہل کتاب کے ایک فریق کو حق کے چھپانے کا مجرم قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ان میں ایک فریق عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں کا بھی تھا جو اپنے صدق وصفائے باطنی کی وجہ سے مشرف بہ اسلام ہوا (۳)

تفسیر میں لفظ ''وہ'' کا خلاصہ ہو گیا یعنی ''اہلِ کتاب'' لیکن لفظ ''اُسے'' کا خلاصہ نہیں ہوا، اسی طرح شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب نے آیت کا ترجمہ کیا ہے ''جن کو ہم نے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اُس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو، اور بیشک ایک فرقہ اُن میں سے، البتہ چھپاتے ہیں حق کو جان کر (۴)

یہاں بھی لفظ ''اُس'' اشارہ سے کام لیا گیا ہے، یعنی پہچانتے ہیں اُس کو، اور ''کنزالایمان'' کا ترجمہ ہے کہ ''وہ'' اُس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں'' الخ، اس ترجمہ کا سیاق وسباق کیا ہے، روایتیں کیا بتاتی ہیں ''کنزالایمان'' کے مفسرین نے اس ضمن میں کیا تحریر فرمایا ہے۔ ''کنزالایمان'' کے ترجمہ کو کس طرح واضح کیا ہے، یہ ساری باتیں جاننے کے لئے پہلے صدرالافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی کی تفسیر پڑھئے۔

''جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''یعنی علماے یہود ونصاریٰ'' آگے لکھتے ہیں ''مطلب یہ کہ کتب سابقہ میں نبی آخرالزماں حضور ﷺ کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کئے گئے ہیں جن میں علماے اہل کتاب کو حضور (ﷺ) کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک وشبہہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو اتم یقین کے ساتھ جانتے ہیں، احبار یہود میں سے عبداللہ (رضی اللہ عنہ) بن سلام مشرف بہ اسلام ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیہ ''یَعْرِفُوْنَهٗ'' میں جو معرفت بیان کی گئی ہے، اس کی کیا شان ہے، انہوں نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ عنہ) میں حضور ﷺ کو دیکھا تو بے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدرجہاں زیادہ اتم واکمل ہے، حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا یہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور ﷺ، اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں، اُن کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں، بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو، عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہو سکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کا سر چوم لیا (۵)

ترجمہ کی روشنی میں حضرت مفسّرِ قرآن نے تفسیر لکھتے ہوئے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے، تفسیر کی روشنی میں بالکل واضح ہو گیا کہ ''کنزالایمان'' کا ترجمہ ''وہ'' اُس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں'' الخ قرآن کے سیاق وسباق کی

عمدہ ترجمانی ہے،اس لئے علّامہ احمد یار خاں نعیمی تحریر فرماتے ہیں کہ ' اردو تفاسیر میں سب سے بہتر تفسیر ''خزائن العرفان'' مصنفہ حضرت مرشدی استاذی صدرالافاضل مولانا الحاج سیّد محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مرادآبادی دام ظلّہم ہے،اور اردو ترجموں میں نہایت اعلی اور بہتر اعلیحضرت قدس سرہٗ کا ترجمہ ''کنزالایمان'' ہے،آگے مزید تحریر فرماتے ہیں،اسی (کنزالایمان) پر یہ تفسیر ہے(٦)

مفتی احمد یار خاں خود مترجم ہیں،لیکن تفسیر لکھنے کے لئے آپ نے ''کنزالایمان'' کا انتخاب فرمایا،آپ ہر آیت کے تحت پہلی آیت سے تعلق ''کنزالایمان'' کی روشنی میں،تفسیر،خلاصہ تفسیر، فائدے،اعتراض مع جواب اور تفسیر صوفیانہ وضروری مسائل پر مبنی بہترین تفسیر تحریر فرمایا ہے،آیت مذکور کی تفصیل میں جاؤں اور پوری تفسیر لکھوں تو کئی صفحات ہوجائیں گے،لہذا ''کنزالایمان'' کی روشنی میں صرف ''یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ'' کی پہلے تفسیر ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ اعلیٰ حضرت کا ''کنزالایمان'' کتنا ایمان افروز ہے،اور کنزالایمان کے مفسرین نے کنزالایمان کو کتنا پسند فرمایا ہے۔

مفتی احمد یار خاں کی تفسیر

وہ ''یَعْرِفُوْنَہٗ'' اُنہیں پہچانتے ہیں۔رہے ان کے جاہل وہ اپنی کتاب ہی سے بے خبر ہیں تو اُس پیغمبر ﷺ کی ان پہچانوں اور علامتوں کو کیا جانیں جو ان میں بیان ہوئیں،خیال رہے کہ تفسیر مدارک نے فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ سے آخر تک ظالمین کی صفت ہے جو پہلی آیت میں گذرا یعنی تم اُن ظالموں میں سے ہوجاؤ گے جن میں یہ عیوب ہیں۔باقی مفسّرین کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علیحدہ جملہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ مبتدا اور یَعْرِفُوْنَ خبر،یہ بھی خیال رہے یہ ضمیر یا تو حضور ﷺ کی لوٹ رہی ہے کہ آپ کا ذکر وما ارسلنٰک بتارہا ہے میں ہو چکا ہے،یا کعبہ معظمہ کی طرف،مگر پہلی بات زیادہ قوی ہے(تفسیر کبیر) کیونکہ آئندہ بیٹوں سے تشبیہ دی جارہی ہے،یعنی علمائے اہل کتاب کعبہ معظمہ کے قبلہ ہونے،یا تبدیلی قبلہ،یا اس پیغمبر آخرالزماں کی صرف صورت پاک ہی دیکھ کر ایسا پہچانتے ہیں،کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُم،جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں کہ اگر ہزار بچوں میں بھی کھڑا ہو تو پہچان جاتے ہیں کہ میرا بیٹا وہ ہے اور کسی وقت بھی تردّد نہیں کرتے کہ شاید یہ میرا بچہ نہ ہو کوئی اور ہو،بلکہ دور سے اس کی آواز سُن کر چال ڈھال دیکھ کر بھی پہچان لیتے ہیں کہ یہ میرے بچے کی گفتار ہے،یا اسی کی سی رفتار ہے،ایسے ہی اس پیغمبر کی شکل وشباہت،رفتار وگفتار بلکہ ہر ہر ادا سے ان کی نبوت ظاہر ہورہی ہے،اُنکے سارے صفات پچھلی کتابوں میں موجود ہیں،اُن کے ظہور کا تو یہ کمال،مگر ان کا تو یہ حال کہ ان میں ایک گروہ تو ایمان لے آیا،جیسے عبداللہ بن سلام اور کعب احبار وغیرہ،خیال رہے کہ ہم کو بھی کچھ لوگ جانتے ہیں اور حضور ﷺ کو بھی،مگر ان دونوں پہچانوں میں چار طرح فرق ہے،ایک یہ کہ ہم کو ہماری پیدائش سے پہلے کوئی نہ

پہچانتا تھا،حضور انور ﷺ کو ہمیشہ سے سب پہچانتے تھے،پہلے انسان آدم علیہ السلام نے پیدا ہوکر پہلے حضور کا نام ساق عرش پر رب کے نام کے ساتھ پڑھا،دوسرے یہ کہ ہم کو مرنے کے کچھ بعد کوئی نہ پہچانے گا،مگر حضور کے چرچے قیامت بلکہ ابدالاباد تک ہوتے رہیں گے،اُن کی دُھومیں مچی رہیں گی،تیسرے یہ کہ ہم کو پیدا ہونے کے بعد بھی صرف انسان ہی پہچانتے ہیں،مگر حضور کو ساری خدائی پہچانتی ہے اور حضور کی اطاعت کرتی ہے،چوتھے یہ کہ ہم کو انسان بھی تھوڑے پہچانتے ہیں،مگر حضور کی ولادت کی خبر سارے جہان میں ایسی دیدی گئی کہ سبحان اللہ شکم مادر میں آتے ہی عالمگیر بارش ہوئی پارسیوں کا پُرانا آتشکدہ بجھ گیا،قصر کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے وغیرہ وغیرہ،غرض کہ ساری دنیا میں اُن کی تشریف آوری کی اطلاع دے دی گئی(٦)

کنزالایمان کا یہ ترجمہ!وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں'' الخ کو اس کے مفسرین نے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے،جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا،یہاں مفسّرِ قرآن مفتی احمد یار خاں نے صرفی اور نحوی بحث کے ذریعہ ثابت فرمادیا کہ ''یَعْرِفُوْنَہٗ'' کا ترجمہ! کہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں،میں لفظ ''نبی'' بالکل صحیح اور درست ہے کہ نبی کے متعلق ہی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی،لیکن بعض مترجمین اور مفسّرین نے صرف اشارے،کنائے سے کام لیکر نکل گئے ہیں،اعلیٰ حضرت نے اس کو واضح فرمایا اور کنزالایمان کے مفسرین نے اسکی توضیح فرمائی،علامہ نعیمی نے اسی آیت سے متعلق خلاصہ تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ ''روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام سے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو کس طرح جانتے ہو اور اس آیت ''یَعْرِفُوْنَہٗ'' میں جو معرفت بیان کی گئی،اس کی کیا شان ہے،انہوں نے فرمایا کہ میں حضور پر اپنے فرزند سے بھی زیادہ یقین رکھتا ہوں،آپ نے فرمایا یہ کیسے عرض کیا کہ حضور کے اوصاف اُن کے معجزات اُن کی علامت ہماری کتابوں کی گواہیاں آپ پر یقین دلا رہی ہیں،اپنے فرزند پر یہ یقین کہاں!نہ معلوم کے اس کی ماں نے کیا کیا ہو،دوسرے کے فرزند کو میرا کہہ دیا ہو،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کا سر چوم لیا''،تفسیر کبیر وعزیزی وخزائن وعرفان(٧)

آپ نے خلاصہ تفسیر میں بھی ثابت فرمادیا کہ کنزالایمان کا ترجمہ روایات وواقعات وتاریخ کی روشنی میں بالکل درست ہے کہ تفسیر کبیر وعزیزی نے اسی پر اتفاق کیا ہے،بعض مترجمین ومفسرین نے کینہ وبغض اور حسد کی وجہ سے حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف کو چھپانے کی کوششیں کی ہیں،اس لئے موصوف نے فائدے کے عنوان میں ساتواں فائدہ کے تحت لکھتے ہیں'' حضور ﷺ کے اوصاف چھپانا،کبھی ان کا ذکر نہ کرنا بدترین گناہ ہے،جس میں علماء یہود گرفتار تھے،اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو آج حضور کے اوصاف بیان نہیں کرتے اور حضور کی نعت خوانی سے لوگوں کو ہزار حیلوں،بہانوں سے روکتے ہیں،ان کے اوصاف بیان

کرنا بہترین عبادت ہے (شعر

حیٔ باقی جس کو ثا☆ مرتے دم تک اُس کی مدحت کیجئے
جس کا محسن اللہ ہ ☆ ایسے پیارے سے محبت کیجئے

تفسیر اعتراض مع جواب کے ذیل میں مفسر علیہ الرحمہ نے چھ اعتراض قائم کئے ہیں، تیسرا اعتراض کے عنوان میں رقم کیا ہے کہ۔ یہاں یہ کیوں نہ کہا گیا کہ "کَمَا یَعْرِفُوْنَ انْفُسَھُمْ" جیسا کہ وہ اپنے آپ کو جانتے ہیں، اپنی پہچان زیادہ قوی ہے۔

جواب۔ اس لئے کہ اپنی پہچان دنیا میں آکر کچھ ہوش سنبھال کر ہوتی ہے، ماں کے پیٹ اور شروع ولادت میں اپنی خبر نہیں ہوتی مگر بیٹے کے نطفہ قائم ہوتے ہی باپ اس کو پہچانتا ہے اور بچپن سے اس کے نام و اوصاف سے واقف ہوتا ہے، علماء اہل کتاب بھی حضور ﷺ کو ولادت سے پہلے سے جانتے اور لوگوں کو خوشخبریاں دیا کرتے تھے بلکہ ان کے نام و کام سے باخبر تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے فرما چکے تھے اِسْمُہٗ اَحْمَدُ (۸)

غرضکہ حضرت مفسر موصوف نے ہر جگہ اپنی تفسیر میں ترجمہ "کنزالایمان" کے ایمان افروز، روح پرور نفیس اور اعلیٰ ترجمہ کے خطوط پر ہی کام کیا، اتباع کی، سراہا اور ترجمہ کے کمال کو بتایا ہے۔

لوگوں کی خوب سنتے ہیں

سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ۔ المائدہ آیت ۴۱، اس ایک جز کا مولانا محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا، ترجمہ! یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط باتیں سننے کے عادی ہیں اور ان لوگوں کے جاسوس ہیں"

فتح محمد خان صاحب جالندھری نے ترجمہ کیا "ان کی وجہ سے غمناک نہ ہونا، یہ غلط باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں"

اشرف علی تھانوی صاحب نے ترجمہ کیا "جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کو اور جاسوس ہیں دوسری جماعت کے"

محمود الحسن صاحب نے ترجمہ کیا "جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے"

مذکورہ بالا چاروں مترجمین نے "سَمّٰعُوْنَ" کا ترجمہ "جاسوس اور جاسوسی" کیا ہے، اس کے برعکس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے ترجمہ کیا "جھوٹ خوب سنتے ہیں اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں" یہاں سَمّٰعُوْنَ کا ترجمہ "خوب سننا" کیا گیا ہے مذکورہ بالا چاروں مترجمین اور امام احمد رضا کے ترجمہ میں فرق کیا ہے اور کس

بنیاد پر حضرت رضا کے ترجمہ کو فوقیت حاصل ہے، کنزالایمان کے مفسر مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے "ماشاء اللہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا، اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انہوں نے "لِقَوْمٍ" کے لام کو علت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کئے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں، آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں، مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظم قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی، بلکہ یہاں "لَامْ" کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں، جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آرہا ہے (تفسیر ابو مسعود و جمل) (۹)

ترجمہ سے متعلق مفسر علیہ الرحمہ کی وضاحت خوب ہے کہ آپ نے علمی نکات سے ظاہر فرمادیا کہ کنزالایمان واقعی ایمان کا خزانہ ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ ترجمہ اور تفسیر لکھنا سب کے بس کی بات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے کلام کا ترجمہ لکھنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی توفیق کا شامل حال ہونا ضروری ہے۔

اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ۔ آیت ۵۵، سورۃ المائدہ۔

ترجمہ! تمہارے دوست نہیں، مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے، کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں (۱۰)

کنزالایمان میں "وَھُمْ رٰکِعُوْنَ" کا ترجمہ ہے "اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں" اس پر مفسر موصوف لکھتے ہیں "جملہ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ" دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو دوسری یہ کہ حال واقع ہو پہلی وجہ اظہر و اقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے (جمل) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ یُقِیْمُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں (تفسیر ابو مسعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف یُؤْتُوْنَ کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوۃ دیتے ہیں (جمل) بعض قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی، وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی، بے عمل کثیر کے نکل گئی لیکن امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شد و مد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کئے ہیں (۱۱)

مفسر علیہ الرحمہ نے ''وَهُمْ رَاكِعُوْنَ '' ترجمہ! اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں، کو سراہ کر علمی بحث فرمایا ،آخر کیوں؟ کا سوال پیدا ہوتا ہے، اس بات کے لئے دیگر تراجم کو پیش نظر رکھ کر سمجھنا ہوگا۔

فتح محمد خان جالندھری نے مذکورہ جملہ کا ترجمہ کیا ہے ''اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں''

محمد جونا گڑھی نے ترجمہ کیا ہے ''اور رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں'' موصوف نے پوری آیت کا ترجمہ اس طرح سے کیا ہے ''(مسلمانوں) تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں، جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں، لیکن وَهُمْ رَاكِعُوْنَ کا ترجمہ وہ کیا ہے جو آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا ہے۔ اگر رکوع سے خشوع وخضوع مراد ہے جیسا کہ مولانا محمد جونا گڑھی نے بریکٹ میں لکھا ہے تو معنی ہوتا ہے کہ، خشوع وخضوع کرنے والے ہیں، جبکہ موصوف ہی کے معنی پر جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں، پر ''خشوع وخضوع کرنے والے ہیں'' عجیب سا لگ رہا ہے۔

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان کے مطابق خشوع وخضوع ہی مراد ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں ''وَهُمْ رَاكِعُوْنَ'' میں واؤ عاطفہ ہے اور يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ پر معطوف ہو کر اَلَّذِيْنَ کا صلہ ہے، جملہ اسمیہ معطوف ہو سکتا ہے، جملہ فعلیہ پر یا واؤ حالیہ ہے اور یہ يُقِيْمُوْنَ اور يُؤْتُوْنَ دونوں فعلوں کے فاعل هُمْ کا حال ہے یا صرف يُؤْتُوْنَ کے فاعل سے رَاكِعُوْنَ بنا ہے، رکوع سے ظاہر یہ ہے کہ یہاں رکوع بمعنی عجز ونیاز اور دلی خشوع وخضوع ہے، جیسے رب تعالیٰ نے جناب مریم سے فرمایا '' وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ '' (۱۲)

موصوف کی تفسیر کی روشنی میں، ترجمہ! اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں'' ہی صحیح ہے کہ نماز اور زکوۃ دونوں فعلوں کے فاعل هُمْ کا حال ہے۔

موصوف مفسّر علیہ الرّحمہ خلاصہ تفسیر میں لکھتے ہیں ''اے مسلمانو! اگر تم سے یہود الگ ہو گئے تمہارے مومن ہو جانے کی وجہ سے تو تم کیوں گھبراتے ہو تم تو اس سودے میں بڑے نفع میں رہے تمہارا دوست مددگار محبوب اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں اور وہ سارے مسلمان ہیں جو نمازیں قائم رکھتے زکوۃ دیتے ہیں ان کے دل میں خشوع وخضوع عجز ونیاز کا دریا موجیں مارتا ہے (۱۳)

دریا موجیں مارتا ہے'' ''ترجمہ: اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں'' کے صحیح ہونے کی دلالت کرتا ہے ورنہ خشوع وخضوع کرنے والے ہیں'' پر ہوگا ''دریا موجیں مارنے والا ہے'' جو کہ صحیح نہیں ہوگا۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی'' امام فخر الدین رازی اور مفتی احمد یار خان نعیمی نے بھی اس کی تردید کی ہے اور مفتی نعیم الدین مراد آبادی نے نقل کیا ہے ان سب سے قطع نظر بعض کے قول کے مطابق روایت کو صحیح مان لیا جائے تو اعلیٰ حضرت کا ترجمہ حق ہے کہ '' اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں'' اور اسی حال میں

انگشتری صدقہ میں دے دی۔

بے جا خرچ اور اسراف میں فرق

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ:۔ ترجمہ! اور بے جا نہ خرچو، بے شک بے جا خرچنے والے اُسے پسند نہیں (۱۴)

'' وَلَا تُسْرِفُوْا '' کا ترجمہ! اور بے جا نہ خرچو'' پر اظہارِ پسندیدگی فرماتے ہوئے، مفسّر قرآن علّامہ سیّد محمد نعیم الدین علیہ الرّحمہ اپنی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں۔ ''حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا، نہایت نفیس ترجمہ ہے، اگر کُل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سُدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بیجا اور داخل اسراف ہے جیسا کہ سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے، زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت پر خرچ نہ کرو، مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابو قبیس سونا ہو اور اس تمام کو راہِ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف (۱۵)

'' وَلَا تُسْرِفُوْا '' اس آیت کی بھی بہت سی تفسیریں ہیں، جن میں سے ہم صرف دو تفسیریں عرض کرتے ہیں، ایک یہ کہ زکوۃ دو، مال برباد نہ کرو کہ ساری پیداوار لٹاؤ بال بچہ کے لئے کچھ نہ رکھو جیسا کہ شان نزول میں عرض کیا گیا، دوسرے یہ کہ تم پکنے سے پہلے ان کے پھل کھا تو سکتے ہو مگر زکوۃ سے بچنے کے لئے بیجا فضول خرچ نہیں کر سکتے صرف بقدر ضرورت کچھ لینے کی اجازت ہے، اصراف ص سے جائز بقدر ضرورت خرچ ہے اور اسراف س سے حد سے زیادہ خرچ اگرچہ جائز کاموں میں ہو، تبذیر حرام کاموں میں خرچ اسی لئے تبذیر والوں کے متعلق ارشاد ہے کہ مبذرین شیاطین کے بھائی ہیں، اسراف والوں کے لئے ارشاد ہے '' اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ:۔ یہ عبارت ''لَا تُسْرِفُوْا '' کی علّت ہے یعنی فضول خرچی اس لئے نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچیوں کو پسند نہیں فرماتا بلکہ انہیں ناپسند فرماتا ہے، پسند نہ کرنے اور ناپسند کرنے میں بڑا فرق ہے، بعض فضول خرچوں کو اللہ پسند نہیں کرتا اور بعض کو ناپسند کرتا ہے ان سے ناراض ہے، ''سرف'' کے لغوی معنی ہیں حد سے بڑھنا، اس لئے گناہوں کو بھی اسراف کہا گیا ہے، واسرافنا فی امرنا (۱۶)

نبی اُمّی کے معنی

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الخ (۱۷)

اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے مولانا محمد جونا گڑھی نے ''اَلنَّبِی'' کا ترجمہ ''نبی'' اور ''اُمّی'' کا ترجمہ

''امّی'' ہی لکھا ہے۔

اشرف علی تھانوی نے بھی ''نبی'' معنی ''نبی'' اور اُمّی کا معنی ''امّی'' ہی رقم کیا ہے۔

محمود الحسن اور مولانا ثناء اللہ امرتسری نے بھی ''نبی'' کا معنی ''نبی'' اور ''اُمّی'' کا معنی ''امّی'' ہی تحریر کیا ہے۔

امام احمد رضا خاں نے ''نبی'' کا ترجمہ !غیب کی خبریں دینے والے'' اور ''اُمّی'' کا ترجمہ! بے پڑھے'' کیا ہے۔

امام احمد رضا خاں نے مذکورہ عبارت کا ترجمہ اس طرح سے تحریر فرمایا ہے ''وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔'' اس ترجمہ پر اپنی پسندیدگی اظہار کرتے ہوئے مفسر قرآن علامہ نعیم الدین مراد آبادی تحریر فرماتے ہیں:۔

''.....آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے (غیب کی خبریں دینے والے) کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ ''نَبَا'' خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اہل معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا۔ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ .....ایک جگہ ارشاد فرمایا..... تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ .....ایک جگہ فرمایا..... فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ .....اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہا ہے، پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی، پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے ... اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے ''غیب کی خبریں دیئے ہوئے'' اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے، پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے ''نَبِّئْ عِبَادِيْ'' دوسری آیت میں فرمایا ''قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ'' اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن کریم میں وارد ہوا ''اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ'' اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے ''نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ'' اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں، تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک بہت بلند درجہ رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبریں دینے والے ہیں۔

''اُمِّيّ'' کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے (بے پڑھے) فرمایا یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً اُمّی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں اور وہ کتاب لائے جس میں اوّلین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن) (۱۸)

مذکورہ عبارت کی تفسیر میں علاّمہ احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں ''اللہ کی طرف سے تبلیغ کرنے والا رسول ہے، اللہ کے نزدیک بڑی شان، بڑے درجے والا نبی ہے، یعنی نبی نبوۃ سے بنا بمعنی بلندی درجات (تفسیر روح المعانی وکبیر) یا نبی نَبَاءٌ سے بنا بمعنی خبر، نبی خبر دینے والا، یعنی غیبی خبر دینے والا یا سب کی خبر رکھنے والا یا خبر لینے والا، اُمّی کی تفسیر ہم پہلے پارہ میں عرض کر چکے ہیں کہ یہ بنا ہے اُمّ اور یاءِ نسبتی سے اُمّ سے مراد یا تو اُمّ القریٰ یعنی مکہ معظمہ ہے، اُمّی بمعنی مکی ہے، یعنی مکہ میں پیدا ہونے والے یا اُمّ بنا ہے اُمّہ عربیہ سے جو لکھنے پڑھنے سے عموماً علیحدہ تھے یعنی بے پڑھے لکھے جماعت میں پیدا ہونے والے یا اُمّ بمعنی ماں ہے یعنی شاندار ماں والے کہ جناب آمنہ جیسی شان والی بی بی جو محمد مصطفےٰ کی ماں ہیں نہ پیدا ہوئی نہ پیدا ہو، بے مثال نبی کی بے مثال ماں رضی اللہ عنہا یا اُمّی کے معنی ہیں ماں کے پیٹ سے عالم عارف پیدا ہونے والے جن کے دامن پر کسی کی شاگردی کسی کی مریدی کسی سے فیض لینے کا دھبہ نہیں (۱۹)

کنزالایمان اپنے مفسرین کی نظر میں اعلیٰ عمدہ اور بہترین ترجمہ ہے کہ مترجم امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ''نبی'' کا ترجمہ !غیب کی خبریں دینے والے..... اور ''اُمّی'' کا ترجمہ! بے پڑھے، تحریر فرمایا جنہیں مفسرین حضرات نے بہترین اور عمدہ ترجمہ قرار دیئے ہیں، جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا ہے۔

کنزالایمان کی تفاسیر

کنزالایمان پر متعدد تفاسیر لکھی گئی ہیں جن میں کچھ تفاسیر عام اور مشہور ہیں، کچھ تفاسیر اشاعت کی منتظر ہیں، راقم نے جن تفاسیر کو دیکھا ہے اور جن کی معلومات ہوئی ہے، ان کی فہرست ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

(۱) خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مفسر مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی

(۲) نور العرفان، مفسر حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی

(۳) اشرف التفاسیر (عرف) تفسیر نعیمی، مفسر حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی

(نوٹ) اشرف التفاسیر (عرف) تفسیر نعیمی، نو پارے کی نو جلدیں کئی ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں، نویں پارے سے آگے حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی نے لکھی ہے، آپ کی لکھی ہوئی تفسیر ۱۰ر پارے سے لے کر ۱۵ر پارے تک کی چھ جلدوں میں چھپ چکی ہے، یہ تفسیر بھی ترجمہ کنزالایمان کی روشنی میں لکھی گئی ہے اور حکیم الامّت علامہ احمد یار خاں نعیمی کی مکمل تقلید کی گئی ہے۔

(۴) امداد الادیان فی تفسیر القرآن، علیٰ کنزالایمان، مولانا محمد حشمت علی خاں۔

(۵) جواہر الایقان فی توضیح کنزالایمان، مولانا محمد حشمت علی خاں۔

(۶) تفسیر فی ترجمۃ القرآن (عرف) ترجمہ قادری، (شائع شدہ) مفتی عزیز احمد قادری بدایونی۔
(۷) تفسیر نبوی (پنجابی سے اردو ترجمہ) ۱۵ جلدیں، (شائع شدہ) مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی۔
(۸) تفسیر ریاض القرآن (جلد اوّل) ۴/۱/۶/ پارے، (شائع شدہ) مفتی ریاض الدین قادری۔
(۹) تنویر القرآن علیٰ کنزالایمان ۱۳ پارے قلمی، مفتی اعجاز ولی خاں۔

(نوٹ) ''جہانِ رضا'' لاہور کی رپوٹ کے مطابق فروری ۱۹۹۳ء تک ''تنویر القرآن علیٰ کنزالایمان'' شائع نہیں ہوئی تھی۔

(۱۰) تفسیر ازہری موسوم بہ اسمِ تاریخی، ۵/ پارے (شائع شدہ) علامہ محمد عبدالمصطفےٰ ازہری۔
(۱۱) تفسیر البیان پارہ اوّل (شائع شدہ) مولانا غلام معین الدین۔ (۲۰)

ان تفاسیر کے علاوہ اور بھی تفاسیر ہوں گی جن کی تحقیق ضروری ہے، علاوہ ازیں کچھ حضرات نے صرف ایک یا دو سورتوں کی تفسیر کنزالایمان کی روشنی میں لکھی ہیں، جیسے شہاب الدین بن محمود بن ابراھیم (۲۱) نے مصباح العاشقین (تفسیر الضحیٰ) کنزالایمان کی روشنی میں تحریر کی ہے، صرف ایک آیت کی تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَاتَنْهَرْ ترجمہ! اور منگتا کو نہ جھڑکو (۲۲)

البتہ اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ ایک دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بازار سے گزرے بڑے بڑے اور اچھے سیب بک رہے تھے، عثمان بن عفان نے ان سیبوں کو خرید لیا اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے پاس لائے اور سیّد عالم کی نظر کے سامنے رکھا پیغمبر علیہ السلام چاہتے تھے کہ ان سیب کو توڑیں کہ اتنے میں سائل آ گیا اور کہنے لگا ''التوفیق شئ عزیز'' سیّد عالم ﷺ نے وہ سیب سائل کو دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور سائل کے پاس گئے اور اس سیب کو خرید لیا، پیغمبر علیہ السلام کے سامنے لائے، پیغمبر علیہ السلام نے چاہا کہ کھائیں پھر وہی سائل آیا اور کہنے لگا ''التوفیق شئ عزیز'' پیغمبر علیہ السلام پھر وہی سیب سائل کو دیدیا، اب علی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اسی سیب کو خرید کر پیغمبر علیہ السلام کے سامنے لائے، پیغمبر علیہ السلام نے وہ سیب سائل کو دے کر ارشاد فرمایا ''اَنْتَ سَائِلِی یاتاجری ؟ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آ گئے اور اللہ حضرت عزّت کے پاس سے یہ آیت لائے، وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَاتَنْهَرْ ترجمہ! اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

رسالہ قطب عالم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے لکھے ہوئے میں نے دیکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک زانی کو خواب میں دیکھا جو بادشاہی ٹوپی پہنے ہوئے تخت نشیں تھا پوچھا اس عزت و احترام کی کیا وجہ ہے؟ وہ زانی بولا کہ ایک دن میں بھوکا تھا میں نے چاہا کہ روٹی کھاؤں کہ اتنے میں دروازے پر ایک سائل آ گیا تو میں نے وہ روٹی سائل کو دے دی، آج کے وہ روٹی میرے کام آئی (۲۳)

'کنزالایمان اپنے مفسرین کی نظر میں' اس عنوان کے تحت ایک مختصر جائزہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کنزالایمان کتنی خوبیوں کا حامل ہے، یہی وجہ ہے کہ کنزالایمان کو اہل علم نے ماضی میں بھی پسند فرمایا اور حال میں بھی پسند فرماتے ہیں اور انشاء اللہ مستقبل میں بھی پسند فرمائیں گے، کیونکہ کنزالایمان کے حسین و جمیل، مرقع و مرصع اور بامحاورہ ترجمے کی معنوی و صوری عمارت صرف کسبی علوم کے بل بوتے پر نہیں کھڑی کی گئی ہے بلکہ اس میں کسبی علوم کی قوتیں، وہبی علوم کی مددیں، معرفت قرآن کی پنہائیاں، حدیث رسول ﷺ کی گیرائیاں، عشق حقیقی کی کی تپشیں، عشق رسول ﷺ کی سوزشیں، عشق انبیا کی موجیں شامل ہیں، اسی لئے رموز قرآن کے علماء، دانشوروں اور شناوروں نے بے ساختہ کہا ہے کہ ''کنزالایمان زندہ آباد، کنزالایمان پائندہ آباد۔

مراجع

(۱) کنزالایمان ص ۳۴، تاج کمپنی لمیٹڈ، ناشران قرآن مجید، لاہور، کراچی
(۲) شاہ فہد، قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس، پوسٹ بکس نمبر ۳۵۶۱، مدینہ منورہ
(۳) شاہ فہد، قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس، پوسٹ بکس نمبر ۳۵۶۱، مدینہ منورہ
(۴) شاہ فہد، قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس، پوسٹ بکس نمبر ۳۵۶۱، مدینہ منورہ
(۵) حاشیہ کنزالایمان ص ۳۴-۳۵، تاج کمپنی لمیٹڈ، ناشران قرآن مجید، لاہور، کراچی
(۶) (۷) (۸) اشرف التفاسیر جلد ۲، مکتبہ رضویہ، نئی دہلی ۲
(۹) خزائن العرفان ص ۱۶۶، تاج کمپنی لمیٹڈ، ناشران قرآن مجید، لاہور، کراچی
(۱۰) کنزالایمان
(۱۱) خزائن العرفان برحاشیہ کنزالایمان ص ۱۷۱، تاج کمپنی لمیٹڈ، ناشران قرآن مجید، لاہور، کراچی
(۱۲) اشرف التفاسیر ص ۵۶۸، مکتبہ رضویہ، نئی دہلی ۲
(۱۳) اشرف التفاسیر ص ۵۶۹، مکتبہ رضویہ، نئی دہلی ۲
(۱۴) کنزالایمان
(۱۵) خزائن العرفان برحاشیہ کنزالایمان ص ۲۱۲، تاج کمپنی لمیٹڈ، ناشران قرآن مجید، لاہور، کراچی
(۱۶) اشرف التفاسیر ص ۱۸۱ جلد ۸، مکتبہ رضویہ، نئی دہلی ۲
(۱۷) سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷
(۱۸) خزائن العرفان برحاشیہ کنزالایمان ص ۲۴۶، تاج کمپنی لمیٹڈ، ناشران قرآن مجید، لاہور، کراچی

دارالعلوم رضائے مصطفیٰ گلبرگہ شریف

دارالعلوم رضائے مصطفیٰ گلبرگہ شریف کرناٹک کا قدیم ومشہور دینی وعلمی ادارہ ہے جس میں شعبۂ حفظ، مولوی، قرأت حفص وسبعہ کی بہتر وعمدہ تعلیم اور اچھی تربیت کا نظم ونسق ہے۔ مدرسہ ہذا کے بانی حضرت فیض الدین سرمست علیہ الرحمہ ایک صوفی وتقویٰ شعار بزرگ تھے جن کی پوری زندگی اہل سنت کے فروغ ودین متین کی اشاعت کے لیے وقف تھی۔ آپ نے ۱۹۸۷ء میں شہر کی آبادی سے بہت دور مدرسہ کی سنگ بنیاد کی افتتاحی تقریب رکھی جس میں مرحوم حضرت محمد محمد الحسینی صاحب قبلہ سجادہ نشیں بارگاہ بندہ نواز گیسودراز علیہ الرحمۃ کے مقدس ہاتھوں مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ قریب دس سال تک مدرسہ کا تعلیمی سلسلہ ایک کرایہ کی عمارت میں ہورہا تھا۔ ۱۲ر ربیع النور ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۹ر جولائی ۱۹۹۷ء بروز شنبہ کو ۱۲ر کمروں پر مشتمل مدرسہ کی ذاتی عمارت پر تعلیم کا آغاز ہوگیا۔ تاہنوز اسی جگہ پر ادارہ فروغ اہل سنت و اشاعت دین کے کام انجام دے رہا ہے۔ ادارہ کی خدمات شہر گلبرگہ ونواح گلبرگہ میں ہر طرح کی علمی، عملی، فکری طور پر عوام کے سامنے نمایاں ہیں۔ فی الحال ۱۷۵ر طلبہ قیام وطعام کے ساتھ زیور علم وعمل سے آراستہ ہورہے ہیں۔ ادارہ کو علم وعمل کا گلستان بنانے کے لیے اندرونِ مدرسہ ۱۶ر معلّمین وخدام کا عملہ اپنی مخلصانہ جدوجہد میں مصروف ہے۔

۲۵ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۶ر مئی ۲۰۰۶ء بروز اتوار کو اسلامی بہنوں کو زیور علم وادب ودینی علوم سے آگاہی کے لیے مدرسۃ البنات دارالعلوم رضائے مصطفیٰ کا قیام بھی ہوچکا ہے۔ جس میں چار معلمات، ایک خادمہ کے ساتھ ۶۰ر طالبات اپنی علمی تشنگی کو بجھانے میں مصروف ہیں۔ فی الحال طالبات کے لیے قیام وطعام کا انتظام نہیں ہے۔ لیکن عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ انتظام ہوجائے گا۔ جس میں درسِ نظامی (عالمہ وفاضلہ) وناظرہ قرآن مجید واسلامی تربیت کی تعلیم دی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ادارہ کے معاونین، محبین ومخلصین کی نیک وجائز مراد پوری فرمائے اور اسی طرح اپنے دین متین کی خدمات لیتا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

منجانب ارکین دارالعلوم رضائے مصطفیٰ

احمد رضا کالونی، نزد رنگ روڈ، گلبرگہ شریف

فون: 08472-246123 موبائل: 9242856132